حالاتِ کامل

چراغِ ربانی حضرت مولانا محمد کامل نعمانی ولید پوری علیہ الرحمۃ کے مختصر حالات

از

احمد القادری مصباحی

ناشر

اسلامی اکیڈمی، بنارس، ہند

https://alislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

چراغ ربانی مولانا محمد کامل نعمانی ولید پوری علیہ الرحمہ

۲۵ رمحرم الحرام ۱۲۳۶ھ۔ وصال ۷ رجمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ، جمعرات

ولی کامل، چراغ ربانی، مولانا شاہ محمد کامل نعمانی، علیہ الرحمہ جہاں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مبارک خاندان کے چشم و چراغ تھے وہیں شاہی خاندان کے ایک عظیم فرد بھی تھے۔ ایک طرف حکومت وسیاست سے قریب خود جج کے عہدے پر فائز تھے تو دوسری طرف شریعت وطریقت کے امام تھے۔ آپ کے فیضانِ کرم کی طرف نظر اٹھایئے تو سرزمین ہند ہی تک محدود نہیں۔ یہاں سے بڑھ کر عرب اور ایران وافغانستان تک پھیلا ہوا ملے گا۔ اس فیضان سے صرف علما ومشائخ اور مسلمان ہی مستفیض نہیں ہوئے بلکہ غیر مسلموں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

جب لکھنے پر آئے تو اردو، عربی، فارسی، ہر ایک زبان میں متعدد کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔ نظم ومثنوی دیکھیے تو ایک عظیم شاعر کی صورت میں جلوہ گر ہیں۔ آپ کی نظم ونثر سے عشق خدا ورسول کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ آپ کی پوری زندگی یاد الٰہی میں گزری۔ خدمت خلق شعار زندگی رہا۔ ذیل میں اسی مرد کامل کے مختصر حالات ذکر کیے جارہے ہیں۔

نام ولقب

محمد کامل نام، غوث الوقت لقب، چراغ ربانی خطاب، کامل تخلص، نعمانی خاندانی نسبت اور پُورَن دادا عرف ہے۔

تاریخ پیدائش

۲۵ رمحرم الحرام ۱۲۳۶ھ/ ۲ رنومبر ۱۸۲۰ء جمعرات کو خاکدان گیتی پر قدم رکھا۔ "مظہر کامل" ۱۲۳۶ھ تاریخی مادہ ہے۔ تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ تحقیق وتدقیق کے بعد مذکورہ تاریخ زیادہ راجح ثابت ہوئی۔

سلسلۂ نسب

۱-مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ
۲-ابن امام علی (علیہ الرحمہ)
۳-ابن شیخ باقر (علیہ الرحمہ)
۴-ابن شیخ مسعود (علیہ الرحمہ)
۵-ابن شیخ ضیاء اللہ (علیہ الرحمہ)

۶-ابن شیخ عطاءاللہ (علیہ الرحمہ)

۷-ابن شیخ حبیب اللہ (علیہ الرحمہ)

۸-ابن شیخ داؤد (علیہ الرحمہ)

۹-ابن شیخ نور کھراٹوی (علیہ الرحمہ)

۱۰-ابن شیخ مخدوم اسمٰعیل (علیہ الرحمہ)

۱۱-ابن شیخ ابراہیم دانش مند، محمد آبادی (علیہ الرحمہ)

۱۲-ابن حضرت شیخ کمال نصیرالدین (علیہ الرحمہ)

۱۳-ابن شیخ مخدوم اسمٰعیل کلاں عرف مجھو (علیہ الرحمہ)

۱۴-ابن شیخ منور عرف شاہ چشتی (علیہ الرحمہ)

۱۵-ابن شیخ بہاءالدین سندھالوی (علیہ الرحمہ)

۱۶-ابن شیخ برہان الدین ثانی (علیہ الرحمہ)

۱۷-ابن قطب نورالدین (نور جہاں فیل کش) (علیہ الرحمہ)

۱۸-ابن قطب الدین منور ہانسوی، علیہ الرحمہ (۶۸۲ھ/م ۷۶۰ھ)

۱۹-ابن برہان الدین صوفی (علیہ الرحمہ)

۲۰-ابن شیخ جمال الدین احمد خطیب عرف بابا جمال ہانسوی (علیہ الرحمہ، م ۶۵۹ھ) مرید وخلیفہ بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

۲۱-ابن شیخ حمید الدین عرف شیخ محمد (علیہ الرحمہ) ----- یہاں تک وہ بزرگ ہیں جن کی پائگاہ علوم ظاہری و باطنی میں تھی اور اپنے دور کے قابل فخر و یکتائے روزگار تھے۔اب یہاں سے وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں عنان حکومت تھی:

۲۲-ابن سلطان محمود غزنوی (۳۸۸ھ/م ۴۲۱ھ) عرف شیخ مظفر (علیہ الرحمہ)

۲۳-ابن خواجہ سلطان سبکتگین (علیہ الرحمہ، ۳۶۶ھ/م ۳۸۷ھ)

۲۴-ابن خواجہ سلطان ابوبکر (علیہ الرحمہ)

۲۵-ابن خواجہ سلطان عبداللہ (علیہ الرحمہ)

۲۶-ابن عبدالرشید (علیہ الرحمہ)

۲۷-ابن خواجہ سلطان عبدالصمد ، علیہ الرحمہ (سلسلۂ سلطنت ختم)

۲۸-ابن خواجہ حضرت عبدالسلام عرف امام حماد ، علیہ الرحمہ (م ۲۱۲ھ)

۲۹-ابن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی، علیہ الرحمہ (۸۰ھ/ ۱۵۰ھ)

۳۰-ابن ثابت فارسی (علیہ الرحمہ)

۳۱-ابن زوطی

۳۲-ابن ماہ حرزیاں ابن ثابت

۳۳-ابن قیس--- یہاں سے پھر سلسلۂ سلاطین فارس شروع ہوتا ہے:

۳۴-ابن یزدگرد

۳۵-ابن شہریار

۳۶-ابن پرویز

۳۷-ہرمز

۳۸-ابن نوشیرواں شاہ فارس[1]

جائے پیدائش

ولید پور، ضلع اعظم گڑھ، ہند ہے

(اب ولید پور، ضلع مئو میں ہے، یہ اعظم گڑھ سے کٹ کر نیا ضلع بنا ہے)

ولید پور کا نام چراغ ربانی علیہ الرحمہ نے اپنی مثنوی منیر اعظم میں ولی پور قلم بند کیا ہے اور اس کے بارے میں یوں گویا ہیں:

طفیل عزیز نبی الوریٰ　　تو آبادداری ولی پوررا

یہ گاؤں، اعظم گڑھ سے ۲۴ کلومیٹر پورب، محمد آباد گوہنہ سے ڈھائی کلومیٹر اتر دریائے ٹونس کے کنارے آباد ہے۔ بہت ہی پرانا صنعتی قریہ ہے۔ مناقب غوثی[2] میں ہے: "سلطان ابراہیم شاہ شرقی نے شیخ مشید[3] کو بکمال نیازمندی ولید پور مع دیگر مواضع بطور جاگیر دے دیا تھا۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ ابراہیم شاہ شرقی کے زمانہ (۸۰۴ھ-۸۴۴ھ) میں ولید پور موجود تھا۔[4]

تعلیم

بچپن ہی میں والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ اس لیے حصولِ تعلیم میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ منیر اعظم ص ۱۲ پر ہے:

بحکم　خداوند　سودوزیاں
بطفلی　شدم　بے پدر　ناگہاں
بفوت　پدر　شد　دگر گونہ　حال
بسے　رنج　بردم　دراں　چند　سال
پئے　علم　ناچار　کردم　سفر
گداوار　گشتم　بسے　دربدر

نفع ونقصان کے مالک کے حکم سے بچپن ہی میں اچانک باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ باپ کی وفات سے میرا حال دگرگوں ہوگیا۔ چند سال بہت تکلیف اٹھائی۔ ناچار سفرِ علم اختیار کیا۔ اور فقیروں کی طرح دربدر کی خاک چھانی۔

ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟ اس کا صحیح پتا نہ چل سکا امید ہے کہ مقامی علما سے پڑھا ہوگا[5] تذکرہ علماے اعظم گڑھ میں ہے کہ مولانا علی احمد بھیروی (۱۲۳۹ھ ۱۳۱۷ھ) سے ابتدائی تعلیم حاصل کی لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیوں کہ اس وقت مولانا علی احمد صاحب

خود ہی ابتدائی تعلیم حاصل کررہے تھے اور چراغ ربانی سے تین سال چھوٹے تھے۔ مولانا علی احمد بھیروی نے اپنے والد شیخ نعمت اللہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ ممکن ہے چراغ ربانی نے بھی انھیں سے حاصل کی ہو۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۵ برس کی عمر میں فرنگی محل لکھنو کا سفر کیا۔ اس زمانے میں فرنگی محل اپنے علم وفضل اور تمدن میں ممتاز ومشہور تھا۔ مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی (۱۲۰۹ھ-۱۲۸۵ھ) مصنف [۶] نورالایمان ودیگر کتب علمیہ کے دربار میں حاضری دی۔ کئی سال ان کی خدمت میں رہ کر علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت پیدا کی۔ خصوصاً علم حدیث میں آپ سے کمال حاصل کیا۔

پس علم حدیث رسول کریم گرفتیم زدربار عبدالحلیم

علوم ظاہری سے آراستہ ہوکر قریباً ۱۲۵۸ھ میں اپنے وطن ولید پور واپس آ گئے۔ تکمیل علوم کے بعد ابھی آپ کے دل کو سکون وقرار نصیب نہیں ہوا، اور علم تصوف کا خیال ہوا، علوم باطنی کی سچی تڑپ پیدا ہوگئی۔ تو ایک روحانی طبیب کے متلاشی ہوئے، اور وصال یار کے لیے دل بے قرار ہوگیا۔ اسی فکر میں آپ بیمار پڑ گئے، بدن لاغر وکمزور ہوتا گیا، اسی عالم میں کئی سال گزر گئے۔ اس درمیان خواب میں طرح طرح کی بشارتیں ملتیں، جن میں چند کی تفصیل آپ نے خود ذکر فرمائی۔ ملاحظہ ہو:

خواب اول

۱۲۶۱ھ میں سید شاہ عبدالعلیم جلال آبادی علیہ الرحمہ (م ۱۲۶۶ھ) کے تشریف لاکر سینۂ کامل پاک کر کے تصفیہ فرمانے پھر بند کر دینے کا ذکر ہے۔

خواب دوم

۱۲۶۲ھ میں بیعت لینے کا بیان ہے۔

خواب سوم

۱۲۶۲ھ میں اجازت عطا فرمانے کا تذکرہ اور اپنی بے قراری واشک باری کا والہانہ بیان ہے۔

خواب چہارم

میں حضرت کی جسمانی آمد اور قرار جاں عطا فرمانے کا اس طرح تذکرہ ہے، آخر کار جسمانی ملاقات کا وقت قریب آ گیا۔ آمد کی بشارت اس طرح ہوئی کہ خواب میں دیکھا گیا کہ مولانا سید شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ مولوی محمد کریم (محمد آباد گوہنہ) کے مکان پر تشریف لائے ہیں، خلقت کا ہجوم ہے۔ اس آل رسول کا فیض حاصل کرنے کے لیے ہر چہار طرف سے آدمی ٹوٹ پڑ رہے ہیں۔ فجر کے بعد ہی اس خواب کی تعبیر پوری ہوگئی۔ محمد آباد میں قدوم مبارک کی خبر ملی، گھر سے فوراً نکلا اور دوڑتا ہوا بارگاہ عالی میں حاضری دی۔ ان کی زیارت سے دماغ خواہشات نفسانی سے یکسر خالی ہوگیا۔ ضمیر سے پریشانی دور ہوگئی، اور بے قرار دل کو قرار آ گیا۔

جب میں آپ کے جمال نورانی کے دیدار سے مشرف ہو چکا، دل ہی دل میں کہا کاش مہربانی کر کے میرے غریب خانہ پر نزول فرماتے تو آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوتا، اور جان وجسم باکمال بادشاہوں کے ہاتھوں پر نچھاور کر دیتا۔ جس طرح حضرت بلال

رضی اللہ عنہ نے آقائے نام دار ﷺ پر اپنی جان قربان کردی تھی، غرض کہ یہی سب سوچتا رہا لیکن ادب کی وجہ سے کوئی بات زبان پر نہ آئی یا یہ کہنے کی ہمت نہ پڑی۔ حضرت نے میری جانب نگاہ اٹھائی۔ نظر ولایت سے لوح دل پڑھ لی اور ولی پور آنے کو تیار ہو گئے۔

ولیکن برپیر حرفے ازاں
نراندم ز روئے ادب برزباں
مگر حضرت پیر گردوں سریر
فروخواند مکتوب لوح ضمیر

سلسلۂ قادریہ کی بیعت

بیعت کے حالات بھی چراغ ربانی ہی کی زبانی سنیں:

آپ کے سامنے دوزانو بیٹھا جیسے بادشاہ کے سامنے گدا، اس وقت آپ نے میرے ہاتھ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا جو کچھ کہوں۔ اسی طرح تم کرو۔ آپ کے حکم سے پہلے اعوذ باللہ، بسم اللہ پھر استغفر اللہ آخر تک پڑھا۔ آمنت باللہ بھی تین مرتبہ پڑھا۔ پھر شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر، غوث پاک رضی اللہ عنہ کا مرید ہو گیا۔ آپ نے دعائے شفا کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ لبہائے مبارک کے جنبش ہوتے ہی دعا مستجاب ہوگئی۔ میرے بدن کی گزشتہ طاقت وتوانائی لوٹ آئی، تمام کمزوری ولاغری جو عرصہ سے ہوگئی تھی اچانک دور ہوگئی۔ پھر اپنے مرشد کی خدمت میں رہ کر علوم باطن حاصل کیے۔ ذکر خفی وجلی، اثبات ونفی اور دیگر اوراد ووظائف کی تعلیم لی۔

خلافت اویسیہ روحانیہ:

پیرومرشد کے ہاتھوں پر چراغ ربانی بیعت تو ہو گئے تھے مگر خلافت واجازت نہیں ملی تھی۔ وہ روحانی طور پر خواب میں ملی جس کا تذکرہ آپ یوں فرماتے ہیں:

"خواب دیکھا کہ ایک مسجد میں مقیم ہوں، حضرت شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ تشریف لائے لباس خلافت عطا کیا۔ صندلی رنگ کا عمامہ خود اپنے ہاتھوں سے میرے سر پر باندھا، ایک سیاہ رنگ کا کالا صوفیانہ رومال میرے کندھے پر رکھا اور میری پشت پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر فرمایا:

بفرمود آں سرور اولیاء
کہ امروز دادم خلافت ترا
تواز جانب من خلیفہ شدی
کند خدمت من کہ اکنوں توئی
پس آنگہ سفرکرد پیر کریم
زفرش زمیں سوئے عرش عظیم

چوں بیدار گشتم من از خواب خویش
غم ہجرت شاہ گردید پیش

اس سرور اولیا نے فرمایا آج میں نے تمہیں خلافت دے دی۔تم میری طرف سے خلیفہ ہو گئے۔اب وہ خدمت جو میرے سپرد تھی اسے تم ہی کو کرنا ہے۔ پھر اسی وقت اس بزرگ مرشد نے فرش زمین سے عرش عظیم کی طرف سفر اختیار کیا۔جب میں خواب سے بیدار ہوا۔شاہ کا غم جدائی سامنے آ گیا۔یعنی اسی روز ۱۳ رمحرم الحرام ۱۲۶۶ھ کو دنیا سے رخت سفر باندھا اور محبوب حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا مزار پر انوار بھوپال سے دکھن جانب کچھ فاصلہ پر جہاں گیر آباد میں ہے۔

خلافت عرفیہ جسمانیہ:

چراغ ربانی کو اپنے پیرومرشد مولانا سید شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ سے خلافت واجازت خواب میں تو مل چکی تھی۔لیکن عرفی طور پر بحالت بیداری اجازت وخلافت نہیں ملی تھی۔اس سلسلے کی اجازت وخلافت شیخ العارفین حضرت قاضی عنایت حسین چریاکوٹی علیہ الرحمہ (۱۳۰۵ھ) خلیفہ مجاز مولانا شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔اس طرح آپ ہی چراغ ربانی مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ کے مربی ہوئے۔اس کا مختصر ذکر اس طرح سے ہے:

"ایک دن مولانا کامل علیہ الرحمہ اپنے وطن ولید پور سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ کی ملاقات کے لیے سدھاری،(اعظم گڑھ شہر کے پاس دریائے ٹونس کے بالکل کنارے آباد ہے) روانہ ہوئے۔شام کو اس مقام پر پہنچے۔اس جگہ کئی بار سید شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ کا بھی گزر ہو چکا تھا۔قاضی صاحب نے آپ کو دیکھ کر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا کہ آپ ہی کے واسطے تو میں مقیم ہوں۔رات بھی قیام رہا۔صبح سند خلافت کی تیاری شروع ہوئی۔انتہائی صاف ستھرے فرش کی آرائش،اس پر مسند وتکیہ کی پیرائش،شمع وچراغ کی روشنی کی زیبائش،اس پر عطر وخوشبو کی افزائش سے پورا مقام بقعۂ نور بنا دیا گیا۔

مغرب وعشا کے درمیان تمام مریدین ومتعلقین کے روبرو قاضی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی مسند خاص پر چراغ ربانی کو بٹھایا اور خود مسند کے کنارے ہو گئے۔اس وقت رومال اور سند اجازت عطا فرمائی۔اور پھر شیرینی وغیرہ جو پہلے سے موجود تھی اس پر فاتحہ پڑھ کر سلسلہ کے تمام بزرگوں کی ارواح کو نذر کیا۔اور چراغ ربانی کا فیض جاری وساری ہونے کی دعا فرمائی۔تمام حاضرین نے آمین کہی۔(۷)

بیعت کے بعد بارہ برس تک ریاضت ومجاہدہ کر کے تعلیمات سلسلۂ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ کی تکمیل فرمائی۔

اس دوران آپ کی علمی قابلیت اور منصف مزاجی کا شہرہ حاکمان ضلع تک پہنچا،اکثر عہدہ داران ضلع کے اصرار پر شہر غازی پور اور اعظم گڑھ میں صدر الصدور کی خدمت انجام دیتے رہے۔جمادی الاولیٰ ۱۲۷۵ھ کو شہر جون پور کے منصف مقرر ہوئے۔(۸)

سلسلۂ نقشبندیہ کی اجازت خلافت:

قیام جون پور کے دوران آپ نے مولانا سید امیر علی شاہ جائسی کا شہرہ سنا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر دریائے گومتی کے پاس ایک مسجد میں شب وروز خدا کی عبادت میں مشغول ہیں۔جَو کی روٹی اور ایک بوریہ پر قناعت ہے جو کسی زمانہ میں مولانا سید شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ کے ساتھی بھی تھے۔علم شریعت میں بلند وبالا،طریقت میں مشائخ نقشبندیہ کے پیرو اور علم باطن میں یکتائے روزگار ہیں۔دلوں

کی باتیں جان لیتے ہیں اور اسرار خانہ ان پر پوشیدہ نہیں رہتے۔

آپ نے ان کی بارگاہ میں یہ سوچ کر حاضری دی کہ آپ سے اپنی زندگی کے بارے میں سوال کروں گا کہ ابھی کب تک اس دار فانی میں رہنا ہے؟ پہنچے تو حضرت سید امیر علی شاہ صاحب آپ کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے۔ انتہائی لطف و کرم سے پیش آئے۔ ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔ حرف مدعا زبان پر آنے سے پہلے خود ہی ارشاد فرمایا: رنج و ملال سے غمگین نہ ہو، کیوں کہ تمہارے ہاتھ پر شیر خدا (مولانا سید شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ) کا ہاتھ ہے جو فقیر اتنا بڑا دست گیر رکھتا ہوں وہ رنج و بلا سے نہیں گھبراتا۔

زندگی بھر مجھے ایسا کوئی دوست نہ مل سکا جسے بزرگوں کی امانتیں سپرد کر سکوں اب میں بوڑھا ہو چکا تو حکمت خداوندی کی طرف متوجہ ہوا، اور اس کے حکم کا منتظر، تین دن سے یہ فرمان الٰہی سن رہا ہوں کہ کامل نامی ایک جوان آرہا ہے۔ اسی کو تمام نعمتیں سونپ دو۔ اب مولانا کامل علیہ الرحمہ کو قریب بلایا اور کھڑے ہو کر خرقۂ خلافت اور شجرۂ نقشبندیہ عطا فرمایا۔ اسی درمیان (مولانا کامل علیہ الرحمہ کے) دل میں خیال آیا کہ کاش! کلاہ مدینہ جوان کے سر پر ہے اور تسبیح مکہ جوان کے دست مبارک میں ہے عطا کر دیتے۔ یہ خیال آنا تھا کہ فوراً انھوں نے اپنے سر کی ٹوپی اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی اور وہ تسبیح بھی عنایت کر دی پھر سر الشہود نامی ایک کتاب جو فقر پر مشتمل تھی عطا کی۔ اخیر میں دعا سے نوازا۔ آپ کا مزار جون پور کے کنارے "بایزید پور" میں ہے۔

ان کے مزار پر انوار پر حاضری کا ایک طویل طریقہ مولانا کامل علیہ الرحمہ نے منیر اعظم میں لکھا ہے۔ واقعی اگر کوئی اس طریقہ پر حاضری دے تو بے پناہ فیوض و برکات سے مستفیض ہو۔

حضرت گلزار شاہ کشنودی سے خرقۂ خلافت

قیام جون پور ہی کے درمیان حضرت گلزار شاہ کشنودی نے نگاہ اٹھائی تو درویش کامل کی صورت سامنے تھی۔ اٹھ کر اپنی دستار مولانا کے سر پر باندھی اور خرقہ مبارک عطا کیا۔ جگدیش پور (ضلع سلطان پور) کے قریب موضع کشنی میں آپ کا مولد و مرقد ہے۔[9]

مساجد کی تعمیر

مولانا کامل علیہ الرحمہ کو مسجدوں کی تعمیر سے بڑا لگاؤ تھا۔ اپنی جیب خاص سے کئی مسجدیں تعمیر کیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱- جامع مسجد ولید پور: یہ دریائے ٹونس سے پورب کچھ فاصلہ پر واقع ہے۔ بڑی خوبصورت عالی شان عمارت ہے۔ جو پتھر کے نقش و نگار سے آراستہ ستونوں پر قائم کی گئی ہے، اس مسجد پر بہت سی زمینیں وقف ہیں۔ اسی مسجد کے متصل دکھن جانب آپ کا مزار مبارک ہے اور چند قدم پورب ہٹ کر آپ کا دولت خانہ اور خانقاہ کا ملیہ ہے۔

۲- مسجد اٹالہ جون پور: قیام جون پور کے دوران شاہی جامع مسجد اٹالہ (جس کی بنیاد فیروز شاہ تغلق) نے رکھی تھی اور ابراہیم شاہ شرقی (۸۰۴ھ - ۸۴۴ھ) نے تکمیل کی تھی۔ اس کی دیواریں گر گئی تھیں۔ مسجد کی حالت بالکل کھنڈر سی ہو گئی تھی آپ نے اپنے خرچ سے تعمیر شروع کرائی۔ جس کی تکمیل میں تین سال لگے۔ تاریخ میں اس مسجد کی تعمیر، خاص اہمیت رکھتی ہے۔[10]

ابراہیم علیہ السلام کی زیارت:

خود فرماتے ہیں جب آپ مسجد اٹالہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اسی شب خواب دیکھا کہ مسجد اٹالہ میں موجود ہوں۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام اس کے صحن میں تشریف لائے اور مجھے اپنی گود میں لے لیا، یکا یک ندائے غیبی نے آپ کو چراغ ربانی کا خطاب عطا کیا۔[۱۱] آپ دیگر انبیاے کرام کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی خواب میں دیکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے کئی بار شرف یاب ہوئے۔[۱۲]

عشق رسالت اور زیارتِ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ کی ہر تحریر و تقریر عشق رسول میں ڈوبی ہوئی ہوتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و احترام کا کیا کہنا ان کے غلاموں اور نائبین کا حد درجہ احترام کرتے، بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک جگہ عرض گزار ہیں:

شود دور ایں درمیانی حجاب
کہ بینم ترا درجہاں بے نقاب
رود از لب نور افشاں سخن
رسد آں بلافصل در گوش من

یہ درمیانی پردہ دور ہو جائے کہ میں آپ کو دنیا میں بے نقاب دیکھوں۔ آپ کے نورانی لب سے جو بات نکلے وہ بلا واسطہ میرے کان میں پہنچے۔[۱۳]

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

یہ درخواست بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہوئی۔ یکم ربیع الاول شریف صبح مراقبہ میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت انور سے بحالت بیداری مشرف ہوئے۔ چراغ ربانی کو رسول سبحانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا عطا کیا؟ ایک عاشق صادق کو محبوب صادق سے کتنا فیض ملا؟ ہم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے؟ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ جہاں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم مبارک رکھا وہاں جانے والے فیوض و برکات سے محروم نہیں لوٹتے اور زیارت کرنے والا ایک خاص کیف محسوس کرتا ہے۔[۱۴]

محفلِ میلادِ پاک

اسی عشق صادق ہی کا جذبہ تھا کہ محفل میلاد پاک ہمیشہ منعقد فرماتے اور بارگاہ خداوندی میں یوں دست بدعا ہوتے:

تو مسجد ہمیندار اے کارساز
پراز نور ذکر وصفوفِ نماز
بذکر نبی خانہ آباد باد!
دراں محفلِ ذکرِ میلاد باد[۱۵]

اے کارساز! تو اس مسجد کو ذکر کے انوار اور نماز کی صفوں سے پُر رکھ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے گھر کو ہمیشہ آباد رکھ، اس میں ہمیشہ ذکر محفل میلاد ہوتا رہے۔

ہمارے والد صاحب (علیہ الرحمہ) بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر کثرت سے محفل میلاد پاک منعقد ہوتی، مولانا علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ (۱۲۳۹ھ-۱۳۱۷ھ) بھی شریک میلاد ہوتے۔ محفل میلاد پاک کے بعد قیام ہوتا[۱۶] جس میں بارگاہ رسالت میں صلاۃ

وسلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا جاتا۔

محفل میلاد پاک کا مولانا کامل علیہ الرحمہ کتنا اہتمام فرماتے تھے ذیل کے واقعہ سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

گیارہ ربیع النور ۱۳۲۲ھ اپنی وفات سے چند ماہ پیش تر ایک وصیت نامہ تحریر فرمایا۔اس میں جہاں دوسری ضروری وصیتیں کی ہیں۔محفل میلاد پاک منعقد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔عموماً تو ہر صحیح العقیدہ مسلمان محفل میلاد پاک سے رغبت رکھتا ہے اور اس کے لیے حسب استطاعت اہتمام کرتا ہے لیکن تین تاریخوں میں خصوصیت کے ساتھ محفل میلاد کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

فرمایا تین تاریخوں میں قلیل وکثیر جماعت کے ساتھ مجلس کیا کرو۔

[۱] ۱۲ ربیع الاول محفل میلاد شریف

[۲] ۲۷ رجب محفل معراج شریف

[۳] ۲۷ رمضان شریف، مجلس نبوی، نبوت کی خوشی میں۔

اکیلے ہو یا جماعت کے ساتھ اور ان تینوں دن بقدر استطاعت قلیل وکثیر کھانا یا شیرینی یا میوہ اعلیٰ حضرت شفیع الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر فاتحہ کر کے نذر کر دو۔جو چیز نقد ہو یا جنس پختہ ہو یا خام اعلیٰ حضرت شفیع الامم کے نام پر نذر رہوتی ہے فوراً پہنچتی ہے۔(۱۷)

کرامت:

مسجد اٹالہ جون پور کی تعمیر کے دوران مسجد کی چھت پر کچھ مزدور کام کر رہے تھے۔اچانک ایک مزدور کا پیر پھسلا چھت سے نیچے پختہ صحن پر گر پڑا۔گرتے ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔دوسرے مزدور پریشان حال دوڑے ہوئے مولانا کامل نعمانی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت تشریف لے گئے، دیکھ کر تسلی دی، کندھے سے رومال اتارا اور مزدور کو اوڑھا دیا۔خود مسجد کے ایک گوشے میں تشریف لے گئے۔تھوڑی دیر مراقبہ میں بیٹھ کر واپس تشریف لائے۔کچھ پڑھ کر دم فرمایا اور مزدور کا شانہ پکڑ کر ہلایا اور آواز دی وہ اٹھ بیٹھا جیسے کوئی جگانے والا سوئے ہوئے کو جگائے اور وہ بیدار ہو جائے۔

غیر مسلمین کا قبول اسلام:

حضرت کی اس کھلی کرامت دیکھ کر مسجد کی تعمیر میں کام کرنے والے مزدوروں کی کافی تعداد آپ کی مرید ہوئی اور بہت سے مزدور مسلمان ہو کر داخل سلسلہ ہو گئے۔

وصال شریف سے قبل آپ اپنی عمر شریف کا اکثر حساب بیان کرتے فرماتے میری عمر سن عیسوی سے ۸۴ سال مقرر ہے جس کے ہجری سن سے ۸۶ برس ہوتے ہیں اپنے خلفا و مریدین سے بھی عمر شریف کا حساب کراتے اور فرماتے کہ اب میری عمر اتنی باقی ہے۔

ایک مرتبہ آپ بہت علیل ہوئے۔عام طور سے لوگوں کو آپ کے وقتِ وصال کا یقین ہو گیا، جب علاج کی غرض سے مولوی حکیم سید محمد، محمد آبادی تشریف لائے اور اپنی مایوسی کا کچھ اظہار فرمایا۔تو چراغ ربانی نے ارشاد فرمایا حکیم صاحب! اگرچہ میں بہت زیادہ علیل ہوں اور میرا مرض بہت مہلک ہے لیکن میں اچھا ہو جاؤں گا۔ابھی میری عمر کے بہت دن باقی ہیں اور میرے ذمہ اللہ جل مجدہ اور اس کی مخلوقات کا بہت کچھ کام باقی ہے جسے پورا کرنا ہے۔اس کے کچھ ہی دن بعد طبیعت اچھی ہو گئی۔اور طریقت کا کام بہت زیادہ زوروں پر ہونے لگا۔

قیام ولید پور کے دوران اکثر مقامات سے خلفا و مریدین آتے رہتے تھے اور فیضان ولایت سے مستفیض ہوتے رہتے۔ ان ایام میں فیضان روحانی کا عجب عالم تھا۔ ہر شخص جو حلقۂ ذکر میں شریک ہوتا، فیضان سے مالا مال ہو جاتا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کی علالت بھی بڑھتی گئی ایک روز وہی حکیم مذکور، محمد آباد سے تشریف لائے، مزاج گرامی کی کیفیت معلوم کی۔ چراغ ربانی نے ارشاد فرمایا: حکیم صاحب! آپ نے مرنے والوں کی نبض ایک ماہ یا دس پانچ روز قبل دیکھی ہوگی۔ کیا آپ ہماری نبض دیکھ کر بتلا سکتے ہیں کہ ہم کب تک زندہ رہیں گے؟ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ ہم یہ نہیں بتلا سکیں گے؟ چراغ ربانی نے فرمایا میں اپنے انکشاف کے اعتبار سے مرنے والے کو چند روز قبل دیکھتا ہوں تو معلوم کر لیتا ہوں کہ اب اس میں روحانیت نہیں ہے۔

قربِ وصال اور اس کی تیاری:

اشارۂ غیبی کے مطابق اپنی شان دار جامع مسجد کے دکھن جانب ایک حجرہ اپنے روضہ کے لیے تعمیر کیا، جس میں ایک لاکھ اینٹیں لگیں۔ آپ کے مریدین نے قرآنِ پاک کا ختم پڑھنا شروع کیا۔ بنارس، جون پور، ٹانڈہ، غازی پور، بھاگل پور، کلکتہ وغیرہ میں حفاظ، مریدین نے کلام مجید ختم فرمایا۔ اور اسی حساب سے روضہ شریف میں اینٹیں لگیں۔ آپ کے خلفا و مریدین نے باوضو ذکر جلی و خفی کرتے ہوئے تعمیر میں حصہ لیا۔ کوئی غیر مسلم یا بے وضو شریک نہیں کیا گیا۔ اس تعمیر میں سات سال کا زمانہ صرف ہوا۔

خبر وصال:

۶ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ بروز پنجشنبہ آپ نے فرمایا کہ میرا وقت قریب آچکا ہے۔ اپنی قبر مبارک کا قلم سے ایک نقشہ تیار کیا اور فرمایا کہ میری عمر چوراسی برس کی ہے تراسی ہو چکے ہیں۔

صرف ایک سال باقی ہے۔ اسی چند روز بعد ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ کو دعا کی

(رَبِّ اَخْبِرْنِیْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ لِّیْ وَلِمُرِیْدِیْ)

اے میرے رب مجھے بتا دے جو میرے اور میرے مریدوں کے ساتھ ہونے والا ہے۔

آواز غیبی آئی

(نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ) ۴۹ سورۃ الحجر

خبر دیدو، میرے بندوں کو، کہ میں، بخشنے والا، مہربان ہوں۔

رویتِ باری تعالیٰ:

وصال سے ایک روز قبل ۵ رجمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ صبح ۷ بجے اپنے خلیفہ خاص صوفی محمد جان علیہ الرحمہ کو اپنے زنانہ مکان میں بلایا، جب حاضر ہوئے تو آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اٹھ بیٹھے اور بڑی خوشی، مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا آج میں کامل ہو گیا (یعنی رویت باری سے مشرف ہو گیا) آپ نے اپنے کامل ہونے کو قرآن و حدیث و اقوالِ اولیاے کرام سے ثابت فرمایا۔ گھنٹوں تک رویتِ حق سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ اخیر میں ارشاد فرمایا کہ دیدارِ حق تعالیٰ دنیا میں، سوائے اعلیٰ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جسمانی آنکھوں سے کسی کے لیے شریعت میں جائز نہیں۔ مگر خواب میں خدا کو دیکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے جد

امجد، حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے خواب میں ۹۹ ر بار خدا کو دیکھا ہے۔

وصال:

۶ ر جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ بروز پنجشنبہ صبح کو مکان سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا، رات ہم نے اپنے عربی شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا کہ ہمارے پاس تشریف فرما ہیں جس سے ہم کو آج قوتِ جسمانی معلوم ہوتی ہے۔ پھر فرمایا ہر فقیر ایک ولی کے زیر قدم ہوتا ہے۔ میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زیر قدم ہوں۔ آپ میرے مرجع و معین طفلی کی حالت سے ہیں۔ جب کوئی مصیبت یا سخت وقت مجھ پر آتا ہے، تو میں آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں جس کے بعد میری وہ مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اس دن چار پانچ مرتبہ اندر سے باہر تشریف لائے اسی دن ۶ ر جمادی الآخرہ کو بعد نماز عشا، مولانا محمد فاروق چریاکوٹی (م ۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء) کے صاحب زادے مولانا محمد مبین کیفی چریاکوٹی (۱۲۷۷ھ/ ۱۸۹۰ء-م ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء) جو آپ کے نواسے تھے خدمت میں حاضر ہوئے، چراغ ربانی نے فرمایا اس طرف تم عرصہ سے پڑھنے نہیں گئے عربی کی جو کتابیں باقی رہ گئیں ہیں ان کو ختم کرڈالو میرا کوئی ٹھیک نہیں، آج ہوں کل نہیں ہوں۔ اس طرح اور دوسرے خاندان کے لوگوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ اسی درمیان سینے میں درد شروع ہوا جو بڑھتا رہا۔ تقریباً دس بجے شب میں آپ نے کلمہ طیبہ کا ذکر آہستہ آہستہ کرنا شروع کردیا، پھر فرمایا صوفی صاحب کو بلالاؤ۔ صوفی صاحب علیہ الرحمہ حاضر ہوئے آپ کی طرف بغور دیکھا اور تین مرتبہ کلمہ طیب پڑھا۔ پھر زبان بند کرلی، ہاتھ پیر، سر اور پیشانی پسینہ سے تر ہوگئے۔ اہل خاندان، خلفا، مریدین سب جمع ہوگئے۔ صوفی صاحب علیہ الرحمہ نے رومال آب زم زم میں تر کرکے حلق پر ٹپکایا پہلی مرتبہ حلق سے اتر گیا۔ دوسری مرتبہ ایک ہچکی لی اور روح مبارک اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مزار مبارک ولید پور، ضلع مئو میں مرجع خلائق ہے۔ اور ہر سال ۶، ۷ جمادی الآخرہ کو عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف تو سو تک بتائی جاتی ہیں تاہم جو مل سکیں ان کے نام درج ہیں:

[۱] منیر اعظم فارسی مثنوی، مطبوعہ الہ آباد، باراول ۱۳۱۴ھ

[۲] صراط التکمیل مع ترجمہ

[۳] یسیر عربی مع ترجمہ واضافہ

[۴] پنجۂ نور

[۵] کامل کی دس باتیں اردو مطبوعہ

[۶] جنت العرائس

[۷] معراج نامہ اردو مطبوعہ

[۸] مکتوبات چراغ ربانی فارسی مترجم زیر طبع

[۹] چراغ جناں ۱۳۲۵ھ

[۱۰]عروس جنت

[۱۱]انوارصوفیہ

[۱۲]معمولات چراغ ربانی

[۱۳]مثال شریف

[۱۴]تفصیل دوائرنقشبندیہ وتعیین مقامات

[۱۵]شجرۂ قادریہ سادہ

[۱۶]شجرۂ نقشبندیہ سادہ

[۱۷]شجرۂ چشتیہ سادہ

[۱۸]شجرۂ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ جامیہ

[۱۹]شجرۂ قلندریہ

[۲۰]شجرۂ مداریہ

[۲۱]شجرۂ سہروردیہ (۱۸)

خلفاومریدین:

پاک وہند کے طول وعرض میں، ان کے مریدین کی تعداد بے شمار ہے، ان کے خلفا کے نام جو مل سکے یہ ہیں:

شمار	نام خلیفہ مع سکونت	نام جاے قیام
۱	قدوۃ السالکین حضرت سرکار صوفی محمد جان علیہ الرحمہ	مزار مبارک ولید پور میں مولانا کامل صاحب کے متصل ہے۔
۲	شاہ امام الدین بنارسی (م ۱۳۴۲ھ) بینیا پارک	بنارس میں شاہ عبدالرحیم مجذوب کے متصل مدفون ہیں۔
۳	مولانا شاہ ابوالفضل عرف فضل شاہ رسول نما بنارسی (م ۱۳۳۳ھ)	محلہ ملا کا بنارس میں مزار مرجع خلاق ہے۔
۴	حافظ شاہ محمد یعقوب (م ۱۳۴۸ھ) مسجد صغرا کا باغ مدن پورہ،	بنارس میں آپ کا مقبرہ ہے۔
۵	مولوی محمد اوصاف علی صاحب مہاجر ساکن قصبہ چریا کوٹ ضلع اعظم گڑھ	مکہ معظّمہ
۶	سید مولوی قیام الدین صاحب مہاجر کشمیری ساکن شہر جون پور	ہجرت کر کے جاتے تھے، فیض آباد میں انتقال کیا
۷	مولوی مبارک علی صاحب ساکن شہر چاٹگام	حیدرآباد
۸	مولوی ابومحمد نصراللہ صاحب دیوانہ ساکن قصبہ بھادوں ڈاک خانہ دیدار گنج، ضلع اعظم گڑھ	قصبہ بھادوں
۹	حکیم ولی اللہ شاہ صاحب ساکن بسرحد ڈاک خانہ شاہ گنج، ضلع جون پور	تکیہ ملہر امتعلقہ ریاست چھترپور
۱۰	خلیفہ نوری سالار شاہ صاحب جون پوری متصل اٹالہ مسجد	شہر غازی پور محلہ سٹی مسجد

۱۱	حافظ بخش اللہ صاحب شہر جون پور محلہ ملاٹولہ	شہر کلکتہ
۱۲	شاہ عبدالکریم صاحب ساکن شہر جون پور محلہ میر مست	جون پور
۱۳	شاہ عبدالواحد صاحب ساکن محلہ میان پورہ، شہر جون پور	ملک برہما
۱۴	حاجی عبدالرزاق صاحب ساکن ٹانڈہ، محلہ سکراول، ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
۱۵	حافظ شاہ محمد یحییٰ صاحب ساکن شہر ٹانڈہ، محلہ سکراول، ضلع فیض آباد	شہر ٹانڈہ
۱۶	شیخ البنارس شاہ محمد اسحاق صاحب محلہ مدن پورہ، شہر بنارس	شہر بنارس تکیہ انبا شاہ
۱۷	حاجی نتھو شاہ صاحب ساکن محلہ مدن پورہ، بنارس	شہر بنارس تکیہ انبا شاہ
۱۸	حافظ محمد ابراہیم صاحب ساکن محلہ علی پورہ، شہر بنارس	شہر بنارس
۱۹	شاہ ثناء اللہ صاحب ساکن ہنومان پھاٹک، شہر بنارس	شہر بنارس
۲۰	شاہ الٰہی بخش ساکن محلہ چوک، شہر بنارس	شہر بنارس
۲۱	شاہ محمد قاسم صاحب ساکن محلہ گروٹولہ متصل یک طاقہ پل، شہر اعظم گڑھ	شہر اعظم گڑھ
۲۲	شاہ محمد حسن صاحب قصبہ املو متصل مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ	املو
۲۳	حافظ شاہ محمد علی صاحب ساکن موضع سکٹھی متصل مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ	شہر ممبئی محلہ چوکی
۲۴	شاہ محمد زماں صاحب ساکن موضع اوندرا ڈاک خانہ مدھوبن ضلع اعظم گڑھ	ریاست گوالیار
۲۵	شاہ محمد تقی صاحب بہ تخلص فدا محلہ سٹی مسجد غازی پور	کلکتہ
۲۶	شاہ محمد فقر اللہ خان صاحب ساکن موضع گھوسیانہ ڈاک خانہ بکرم گنج، شاہ آباد	گھوسیا
۲۷	شاہ محمد اسماعیل صاحب ساکن موضع دسنہ ڈاک خانہ ستھوان متعلق بہار	بانکے پور، پٹنہ
۲۸	شاہ سید علی عاشق صاحب ساکن موضع بنار متعلقہ بہار	بنار
۲۹	سید شاہ عبدالرحمٰن صاحب مکہ معظّمہ سعودی عرب	مکہ معظّمہ
۳۰	عالی جاہ امیر شاہ صاحب ساکن محلہ کچوڑی گلی، شہر بنارس	مقام بانکا، ضلع بھاگل پور
۳۱	حافظ عبداللہ شاہ صاحب ساکن محلہ میر مست شہر جون پور	
۳۲	عبداللہ شاہ صاحب ساکن محلہ گھسیاری ٹولہ متصل راج گھاٹ علاقہ آدم پور شہر بنارس	بنارس
۳۳	سید شاہ فدا حسین صاحب ساکن محلہ منگل واڑہ، شہر بھوپال	بھوپال
۳۴	حضرت مولانا شاہ عبدالاحد عباسی خلیفۂ روحانی، سجادہ نشین و متولی درگاہ شاہ محمد کامل نعمانی چراغ ربانی، ساکن آستانہ حضرت شاہ محمد کامل نعمانی ولید پور شریف، محمد آباد گوہنہ ضلع مئو (یوپی)	مزار شریف حضرت شاہ جلال الدین مخدوم اسماعیل عباسی کے بغل میں چریا کوٹ، محمد آباد گوہنہ ضلع مئو (۱۹)

عطائے رحمانی دعائے چراغ ربانی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۞ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَاتَّخِذْهُ وَ کِیْلًا ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۞ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنٰقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۞ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۞ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۞ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۞ کُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ ۞ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۞ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۞ کَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالْاَنْبِیَآءِ وَالْمَلَآئِکَةِ بِعَدَدِ مَعْلُوْمِهٖ اِلَی الْاَبَدِ ۞

دعائے چراغ ربانی کے فوائد:

یہ دعا غیبی والہامی عطائے رحمانی ہے۔اس کے فوائد کثیر ہیں۔چند فوائد بطریق اختصار ہم ظاہر کرتے ہیں:

۱-اس میں اسم اعظم ہے جس کے ذریعہ دعا جلد قبول ہوتی ہے اور سوال پورا ہوتا ہے۔

۲-صحت جسمانی

۳-شفائے بیماراں

۴-ترقی دنیوی

۵-ترقی درجۂ روحانی

۶-ہر کام میں امداد غیبی

۷-خلق سے بے پرواہی

۸-دشمن اس کا، بے نام ونشان ہوگا

۹-دشمن اس کا، مجبور ومقہور ہوگا

۱۰-دشمنوں کی زبان بندی،نظر بندی ہوگی

۱۱-فتوحات دینی ودنیوی دونوں ہوگی

۱۲-کل رنج وغم دنیوی دفع ہوجائے

۱۳-دولت دنیاوعاقبت،اس قدرحاصل ہوگی کہ ذاکرخوش ہوجائے گا

۱۴-خدا کی رحمت طالب پرنازل ہوگی

۱۵-ایمان طالب کا،ہمیشہ تازہ ہوتارہے گااوردا خل جنت ہوگا۔

دعا پڑھنے کا طریقہ:

اس عطائے رحمانی کوتین بار پڑھ لیا کریں اول وآخر درودشریف تین بار،اور ہرمہینہ کی قمری بارہ تاریخ کواعلیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کچھ کھانا یا شیرینی یا کچھ پیسے مسکین کودے دیا کریں،اورتین تین بار درودشریف ایک بارالحمدشریف اورتین بارقل ہواللہ شریف پھرتین بار درودشریف پڑھ کر یہ کہہ دے،ثواب اس فاتحہ کا یااس کھانا یااس شیرینی یااس پیسہ کاحضور پرنوراعلیٰ حضرت رسول محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچے۔واللہ ولی التوفیق۔

منقول ازمولانا محمد کامل نعمانی ولید پوری علیہ الرحمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مناجات بدرگاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے ظہور نور ذات لایزال
اے سراپا جسم روح ذوالجلال

اے متاع ہردکان دل بری — کان حسن معدن پیغمبری
جس طرح ذات خدا ہے بے مثال — بے مثل ہے آپ کا حسن وجمال
ہو مجھے حق الیقین بہر خدا — واسطہ حب علی مرتضٰی
بہر حُبِّ عائشہ بہر بتول — بہر آغوش حلیمہ اے رسول
کیجیے ہم پر توجہ یانبی — ہوں بُرا پَر آپ کا ہوں امتی
یہ حجاب درمیانی دور ہو — سامنے وہ صورتِ پرنور ہو
صورت پرنور دیکھوں آنکھ سے — آپ کی باتیں سنوں بےواسطے
میں کہوں بےتاب ہوکر یانبی — آپ فرمادیں مجھے یاامتی
آپ کا ہوجذب نور نظر — میں فدا ہوں جان وتن سے آپ پر
آپ میں ہو، ذات کو میری فنا — پھر صفت سے آپ کے پاؤں بقا
تن میرا ہو آئینہ اے خوب رو — آئینہ میں آپ کی تصویر ہو
میں رہوں دائم سراپا جلوہ گار — صورت قندیل عرش کردگار

ہو مجھے کامل حضوری آپ کی
ہوکبھی مجھ کو نہ دوری آپ کی(۲۰)

[(۲۰)بحوالہ عروس جنت،ص:۶۰،مصنفہ:غوث الوقت چراغ ربانی مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ]

منقبت از فدا کاملی

اے مظہر ذات یزدانی مولانا کامل نعمانی
دی گوہر بحر عرفانی مولانا کامل نعمانی

جس نے کچھ رمز حق جانی مولانا کامل نعمانی
وہ تیری حقیقت پہچانی مولانا کامل نعمانی

گلزار علیمی کے گل تر دریائے حقیقت کے گوہر
ہو واقف سر یزدانی مولانا کامل نعمانی

اے وارث ملک پیغمبر ہو نائب محبوب داور
دی مرشد رہبر لاثانی مولانا کامل نعمانی

اللہ رے شان رہے رتبہ ہاتھ آئے مرشد کب ایسا
مخطوب چراغ ربانی مولانا کامل نعمانی

للہ مجھے بلوا لیجیے اس رنج والم سے چھڑا دیجیے
تم بن ہے مجھ کو پریشانی مولانا کامل نعمانی

کس طرح نہ ہو اعلیٰ رتبہ عالم میں میرے مرشد کا
ہیں نائب غوث جیلانی مولانا کامل نعمانی

قسمت ہوئی یاور مدت پر حاضر جو ہوا خادم در پر
ہو نظر لطف مہربانی مولانا کامل نعمانی

سب ورد و وظیفہ چھوٹ گیا اب ورد زبان یہ کلمہ ہے
دکھلا دو شکل نورانی مولانا کامل نعمانی

قدموں پہ فدا ہے دور پڑا نزدیک اسے بلوا لے شہا
چھڑا دو اس کی پریشانی مولانا کامل نعمانی

حواشی

[(۱) قلمی بیاض مولانا کامل صاحب مملوکہ جناب ارشاد احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ خانقاہ کاملیہ ولید پور ضلع مئو]

[(۲) یہ کتاب شاہ ابوالغوث گرم دیوان شاہ علیہ الرحمہ (۱۱۰۰ھ-۱۱۷۸ھ) کے حالات پر مشتمل ہے اور ضمناً ان کے آبا و اجداد اور وطن کے کچھ احوال بھی قید تحریر میں آ گئے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے شاہ ابوالغوث علیہ الرحمہ کے خلیفہ شاہ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ نے ان کی زندگی ہی میں تحریر فرمایا ہے ابھی غیر مطبوعہ ہے اس کا ایک قلمی نسخہ شاہ فخر الدین فاروقی غازی پوری علیہ الرحمہ کے پاس موجود تھا جس کی نقل برادر محترم مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم نے بھی حاصل کر لی ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں تقریباً ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے]

[(۳) یہ گرم دیوان شاہ کے جد امجد ہیں۔ دس واسطوں سے سلسلہ نسب آپ تک پہنچتا ہے۔ ان کا خاندان تیموری فتنہ میں دہلی سے جون پور منتقل ہو گیا اور پھر جون پور سے بھیرہ خاندان کے بعض افراد آ گئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ (مناقب غوثی از: شاہ شمس الدین حیدری مخطوطہ]

[(۴) تذکرہ علماے اعظم گڑھ، مطبوعہ بنارس ۱۳۹۶ھ، ص: ۳۰۱]

[(۵) تذکرہ علماے اعظم گڑھ، مطبوعہ بنارس، ص: ۳۱۰]

[(۶) نور الایمان کا اردو ترجمہ المجمع الاسلامی مبارک پور سے حال ہی میں شائع ہوا]

[(۷) منیر اعظم فارسی، مولانا کامل نعمانی مطبوعہ الہ آباد، ۱۳۹۳ھ ، ص: ۱۲ تا ۳۵ ملخصا۔]

[(۸) ماہ نامہ صوفی بنارس، مئی ۱۹۶۸ء]

[(۹،۱۰)ماہ نامہ صوفی بنارس،۱۹۶۸ھ،ص:۹۱، ۹۲]

[(۱۱)ایضاً،ص:۷ /منیر اعظم،ص:۹۱، ۹۲]

[(۱۲)ایضاً،ص:۷ /منیر اعظم،ص:۹۱، ۹۲]

[(۱۳)ایضاً،ص:۷ /منیر اعظم،ص:۹۱، ۹۲]

[(۱۴)مولانا کامل علیہ الرحمہ کی زندگی ہی میں اس مقام کو ایک حجرہ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس مقام میں خاص قدم رسول ﷺ کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔ یہ خانقاہ کاملیہ میں جہاں مولانا کامل علیہ الرحمہ عبادت میں مشغول رہتے تھے موجود ہے اور قدم رسول کے نام سے مشہور ہے۔ میں نے بھی زیارت کی ہے۔ ۱۲ قادری]

[(۱۵)منیر اعظم،ص:۸]

[(۱۶)ہمارے والد جناب محمد صابر صاحب اشرفی، علیہ الرحمہ (وفات ۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ھ ۲۳ر دسمبر ۱۹۹۰ء) جناب میاں جی ضیاء اللہ بھیروی مرحوم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ آج قیام کو بعض لوگ ناجائز کہنے لگے، حالاں کہ مولانا کامل صاحب (علیہ الرحمہ) اور مولانا علی احمد صاحب (علیہ الرحمہ) مولود شریف میں قیام کرتے تھے۔ پھر ان کے واقعات بیان کرتے، کہ ان کے یہاں ہمیشہ میلاد شریف ہوتا تھا، اور یہ خود میلاد خوانی کے لیے ان کی محفلوں میں شریک ہوتے تھے۔ ۱۲ قادری]

[(۱۷)وصیت نامہ کامل، مطبوعہ الٰہ آباد، یوپی]

[(۱۸)چراغ جناں ۱۳۲۵ھ، آخری صفحہ، مصنفہ: مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ

[(۱۹)مکتوبات چراغ ربانی،ص:۱۴۷، ۱۴۸]

[(۲۰)بحوالہ عروس جنت،ص:۶۰، مصنفہ: مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ]

احمد القادری مصباحی عفی عنہ

تذکرہ حضرت مولانا شاہ علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ

(وفات: ۱۶ر صفر ۱۳۱۷ھ / جون ۱۸۹۹ء)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سرزمین ہند، ایسی قابل فخر ہستیوں سے بھری پڑی ہے جنھوں نے خلوت کدوں میں رہ کر، گم نامی کی زندگی بسر کی اور اہل عالم کے لیے رشد وہدایت کا گراں قدر سرمایہ فراہم کیا جن کی مساعی جمیلہ سے شجر اسلام کو ہندوستان میں پھیلنے اور پھولنے کا موقع ملا۔ جن کی بے لوث اور قابل تحسین خدمات کا اعتراف، پرائے بھی کرتے ہیں۔
انھیں مقدس اور پاک باز ہستیوں میں، حضرت مولانا شاہ علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ کا بھی شمار ہوتا ہے۔

نسب نامہ:

مولانا شاہ علی احمد ابن نعمت اللہ ابن اطہر ابن واجد بھیروی علیہم الرحمہ مولانا حافظ ابو اسحاق بھیروی علیہ الرحمہ (م ۱۲۳۴ھ) کے نواسے ہیں۔

سال ولادت: ۱۲۲۹ھ میں اس خاکدان گیتی پر قدم رکھا۔

جائے پیدائش:

ضلع مئو، یوپی کا مشہور صنعتی گاؤں آستانہ بھیرہ کو آپ کی جائے پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہے، یہ اعظم گڑھ شہر سے قریبا ۲۵ر کلومیٹر پورب اور تحصیل محمد آباد گوہنہ سے دو کلومیٹر اتر دریائے ٹونس کے کنارے آباد ہے۔ دریائے ٹونس اس آبادی کے کئی اطراف کو گھیر کر پرفضا اور راحت بخش بناتا ہے۔
مشرق ومغرب میں اس کا طول البلد ۸۳ر درجہ ۱۸ دقیقہ اور شمال وجنوب میں عرض البلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ ہے۔
بھیرہ کے آباد ہونے کی صحیح تاریخ کا پتا نہیں چلتا۔ البتہ آثار وقرائن اور تاریخ سے اتنا ضرور پتا لگتا ہے کہ آج سے چھ سو سال قبل ۸۰۰ھ میں آستانہ بھیرہ آباد تھا۔ اسی کے قریبی زمانہ میں ابراہیم شرقی شاہ سلطان (زمانۂ حکومت ۸۰۴ھ-۸۴۴ھ) جون پوری کی جانب سے شیخ مشید علیہ الرحمہ کو ولید پور، بھیرہ، بطور جاگیر دیا گیا تھا پھر ان کا خاندان جون پور سے منتقل ہو کر بھیرہ میں مستقل طور پر آباد ہو گیا۔ یہیں سے اس کی تاریخ ملتی ہے۔ (۱)
تاریخ سے یہ پتا چلتا ہے کہ دیار پورب میں (جو لکھنو، فیض آباد، جون پور، اعظم گڑھ وغیرہ علاقوں کو شامل ہے) سب سے پہلا مدرسہ بھیرہ ضلع اعظم گڑھ میں قائم ہوا۔ (۲)

یہاں کے بزرگوں اور شیوخ سے اس کے آباد ہونے کی ایک روایت نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچتی ہے کہ کسی زمانہ میں دو بزرگ سفر کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے اس زمانہ میں یہ علاقہ ایک گنجان جنگل کی شکل میں تھا۔ انھیں یہ جگہ فرحت بخش معلوم ہوئی سکونت کا ارادہ کرلیا، پانی کی تلاش میں نکلے سامنے سے ایک بھیگا ہوا کتا دکھائی پڑا۔ اب انھیں قریب میں کہیں پانی ہونے کا یقین ہوگیا۔ کچھ دور جا کر جھاڑیوں کے بیچ صاف وشفاف پانی کی ایک چھوٹی سی نہر بہتی ہوئی نظر آئی، جو آج ٹونس ندی کے نام سے اس علاقے کو سیراب کرتی ہے نہر دیکھتے ہی ان کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی اور انھوں نے گوشہ نشیں ہوکر عبادت الٰہی کے لیے یہ جگہ پسند فرمالی اور مستقل طور پر یہیں سکونت پذیر ہوگئے۔ بعد میں چل کر یہی جگہ رفتہ رفتہ آبادی میں تبدیل ہوگئی۔ سلطان پور نام پڑا۔ لیکن گردش لیل ونہار نے یہ نام باقی نہیں چھوڑا۔ بعد میں بھیرہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔

تعلیم:

اپنے والد شیخ نعمت اللہ علیہ الرحمہ اور شیخ محمد سلیم مچھلی شہری علیہ الرحمہ (م ۱۲۶۶ھ) سے تعلیم حاصل کی۔ مولانا احمد علی چریاکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۲۷۲ھ) سے تکمیل کی فراغت کے بعد اپنے نانا شیخ ابواسحاق بھیروی علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت حاصل کرکے ان کی جگہ سجادۂ مَشِیخَت پر بیٹھے۔

خدا ترسی، تقویٰ، پرہیز گاری اور عبادت وریاضت میں بڑا مقام رکھتے تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات عبادت میں گزار دیتے یاد الٰہی میں تو ہر دم رطب اللسان رہتے۔ ان کی محفل ذکر وتسبیح سے گونجتی رہتی تھی۔ کسی کی غیبت کا زبان پر آجانا تو بڑی بات ہے اس کو سننا بھی جلدی گوارا نہ کرتے۔

مولانا محمد فاروق چریاکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۷ھ) آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تقریباً تیس برس کے طویل عرصے سے مولانا کے یہاں آمد ورفت رکھتا ہوں لیکن آج تک کبھی ایسی بات ان کی زبان سے نہیں سنی جو کسی کی مذمت یا اذیت کا سبب بنے اور نہ کبھی ان کی مجلس ذکر الٰہی سے خالی پائی"۔ (۳)

وفات:

تقریباً نصف صدی تک ارشاد وتلقین کی اہم خدمات انجام دے کر ۱۶ر صفر ۱۳۱۷ھ کو آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا۔ مزار پرانوار مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کے صحن میں واقع ہے۔

حواشی

[(۱) مناقب غوثی۔ یہ کتاب شاہ ابوالغوث گرم دیوان شاہ علیہ الرحمہ (۱۱۰۰ھ-۱۱۷۸ھ) کے حالات پر مشتمل ہے اور ضمنا ان کے آبا واجداد اور کچھ بھیرہ کے حالات بھی قید تحریر میں آگئے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ آج سے قریباً ڈھائی سو برس پہلے شاہ ابوالغوث علیہ الرحمہ کی مبارک زندگی ہی مین ان کے خلیفہ شاہ شمس الدین حیدری نے تحریر فرمائی ہے۔ اس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب بزبان فارسی ابھی تک قلمی ہے۔ انھیں کے خاندان کے ایک بزرگ شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۸ھ) ساکن دھاواں ضلع غازی پور کے پاس اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ برادر محترم حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے (۱۳۹۷ھ) میں وہاں جا کر پوری کتاب نقل کر لی ہے۔ ۱۲ قادری]

[(۲) دیار پورب میں علم وعلما]

[(۳) تذکرہ علماے ہند فارسی، از مولوی رحمان علی]

احمد القادری مصباحی عفی عنہ

تعارف مرتب کتاب

ازمولانا سید محمد فاروق صاحب رضوی استاذ ومفتی جامعہ حنفیہ غوثیہ، بجرڈیہہ، بنارس
ناظم اعلی (جنرل سکریٹری) اسلامی اکیڈمی، بنارس

مولانا احمد القادری، آپ میرے انتہائی سنجیدہ بااخلاق رفقائے درس میں سے ہیں۔ خدائے پاک نے آپ کو گوناگوں علمی وعملی خوبیوں سے نوازا جو اپنے رفقائے درس میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ میرا آپ سے دوران تعلیم وتدریس، گہرا تعلق رہا، بفضل خداوندی آج بھی قائم ہے۔ سرزمین ولید پور کی اہم شخصیت مولانا محمد کامل نعمانی کی حیات وخدمات پر ایک مختصر کتاب "حالاتِ کامل" منظر عام پر آرہی ہے۔ کتاب کی اہمیت میں اضافہ کی خاطر مرتب کتاب کا تعارف پیش کرنا مناسب سمجھا تاکہ معلوم ہوجائے کہ مرتب کتاب ان غیر معمولی ہستیوں میں سے ہیں جو اپنی دینی وعلمی خدمات میں منفرد وممتاز ہیں۔

نام:

آپ ماہر معقولات ومنقولات، فخر الاذکیا، استاذ گرامی، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی بھیروی، شیخ الادب العربی، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، کے چھوٹے بھائی ہیں، جن کا اسم گرامی احمد ہے اور "القادری" کا سلسلہ قادریہ میں بیعت اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کی خاطر اضافہ آپ نے خود فرمایا۔

ولادت:

۱۲/رجب ۱۳۷۸ھ بروز جمعرات ہندوستان کے شمالی صوبہ، یوپی کے ضلع اعظم گڑھ کے مشہور مقام بھیرہ ولید پور میں پیدا ہوئے۔ اب یہ مشہور مقام ضلع مئو میں شامل ہوگیا ہے۔ یہ ہمیشہ سے علما ومشائخ کی آماج گاہ، مسکن اور ان کا آستانہ رہا ہے۔

تعلیم:

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنی والدہ محترمہ تسلیمہ بنت عبدالرشید مرحوم سے حاصل کی۔ پھر اپنے گاؤں کے مدرسہ رحیمیہ بھیرہ میں درجۂ پنجم تک زیر تعلیم رہے، یہ مدرسہ ۱۳۴۵ھ میں (آج سے ۹۷/سال پہلے) جناب شاہ رحیم اللہ صاحب فاروقی بھیروی علیہ الرحمہ نے قائم کیا تھا۔ انھیں کے نام پر اب تک یہ مدرسہ چل رہا ہے۔ درجۂ پنجم کے سرکاری امتحان میں پورے ضلع میں پہلی پوزیشن حاصل ہوئی۔

درجۂ پنجم کے ہم سبق ساتھیوں میں مولانا عبدالقیوم مصباحی بھیروی، استاذ جامعہ انوار القرآن بلرام پور ہیں۔

درجۂ حفظ:

درجۂ پنجم کی تکمیل اور کچھ فارسی اور انگریزی پڑھ کر مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں جناب حافظ وقاری نثار احمد صاحب (علیہ

الرحمہ) کے پاس حفظ کی تعلیم شروع کی۔ دوتہائی کے قریب یہاں تعلیم ہوئی، اورابتدائی فارسی مولانا محمد عمر صاحب خیرآبادی علیہ الرحمہ کے پاس پڑھی، فارسی کے ہم سبق ساتھیوں میں مولانا حافظ عبدالرب صاحب اعظمی ہیں، پھر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ میں (جناب حافظ وقاری جمیل احمد صاحب کے پاس) تکمیل ہوئی وہیں سے حفظ کی دستار بندی اور سند حاصل ہوئی۔ آپ کو جامعہ اشرفیہ میں حفظ کے آخری امتحان میں سو فیصد نمبر حاصل ہوکر اعلیٰ پوزیشن ملی۔

تجوید وقراءت:

قراءت حفص کی تکمیل جامعہ اشرفیہ مبارک پور (حضرت مولانا قاری ابوالحسن علیہ الرحمہ) سے ہوئی، سند ودستار یہیں سے ملی۔ یہ سند بھی فرسٹ ڈویژن کی حاصل ہوئی۔

فضیلت:

حفظ کے بعد، درس نظامی کے ابتدائی دوسالوں کی تعلیم، جامعہ اشرفیہ میں حاصل کی، اس کے بعد سے، متوسطات تک تعلیم مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں اپنے برادر کلاں حضرت مولانا محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی (دامت برکاتہم العالیہ) کے پاس حاصل کی۔ یہ بڑے جلیل القدر عالم، ماہر مدرس، عظیم محقق، مشہور ادیب وقلم کار، بقول نائب مفتی اعظم ہند، مفتی شریف الحق علیہ الرحمہ آپ ہندوستان کے علما میں اپنے علم وفن میں ایک عظیم بے مثل مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی بہت سی تصنیفات، شروح وحواشی منظر عام پر آچکی ہیں۔

فیض العلوم کے دیگر اساتذہ جن کے پاس آپ نے تعلیم حاصل کی:

حضرت مولانا نصراللہ صاحب رضوی، بھیروی، علیہ الرحمہ (۱۵ فروری ۱۹۵۶ م ۴ محرم ۱۴۳۵ھ ۹ نومبر ۲۰۱۳)

حضرت مولانا امجد علی قادری، محمد آبادی، حفظہ اللہ تعالی

جناب ماسٹر محمد مبین صاحب چریاکوٹی (انگلش ٹیچر)

فیض العلوم کے چند رفیقانِ درس:

مولانا مفتی سید محمد فاروق رضوی، استاذ ومفتی جامعہ حنفیہ غوثیہ بنارس

مولانا حافظ محمد اخلاق فیضی، استاذ عالیہ مدرسہ مدینۃ العلوم، جلالی پورہ، بنارس

مولانا عبد الغفار اعظمی، قائم مقام صدر المدرسین دارالعلوم سرکار آسی، سکندر پور، بلیا

اخیر میں تکمیلِ تعلیم، مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے ہوئی۔ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل ہوئی۔ سند و دستار فضیلت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء میں حاصل ہوئی۔ بخاری شریف (۱۴۰۳ھ) سے سن ہجری اور شرف بخاری شریف (۱۹۸۳ء) سے سن عیسوی کی تاریخ فراغت نکلتی ہے۔

یہ دونوں تاریخیں آپ کے برادر اکبر، استاذ گرامی، حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب مصباحی بھیروی دامت برکاتہم العالیہ نے دستار فضیلت کے موقع پر نکالی تھیں۔

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ ، (۶۳سورۃ البقرہ)

(۱۹۸۳ء) سے تاریخ فراغت نکالنے میں آپ ہی کی قوت فکر یہ شامل تھی۔

جامعہ اشرفیہ کے اساتذہ، جن سے شاگردی کا شرف حاصل ہوا:

۱۔شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (ولادت۱۹۲۱ء وصال ۶ صفر۱۴۲۱ھ ۱۱رمئی ۲۰۰۰ء)

۲۔ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ وصال ۱۵رمحرم ۱۴۳۴ھ)

۳-محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری قبلہ دامت برکاتہم العالیہ، جانشین حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

۴۔قاضیٔ شریعت، حضرت مولانا محمد شفیع اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ وصال۱۴۱۱ھ۱۹۹۱)

۵۔شیخ القرآن، حضرت مولانا عبداللہ خاں عزیزی علیہ الرحمہ (ولادت۱۹۲۵ وصال ۲۰۱۱)

۶۔حضرت مولانا عبدالشکور صاحب گیاوی حفظہ اللہ تعالی

۷۔حضرت مولانا اسرار احمد صاحب مصباحی حفظہ اللہ تعالی

۸۔حضرت مولانا نصیر الدین صاحب عزیزی حفظہ اللہ تعالی

۹۔حضرت مولانا افتخار احمد صاحب قادری حفظہ اللہ تعالی

۱۰۔حضرت مولانا یٰسٓ اختر مصباحی حفظہ اللہ تعالی

۱۱۔حضرت مولانا اعجاز احمد مبارکپوری علیہ الرحمہ (وصال ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ / جولائی ۲۰۱۷ء)

۱۲۔حضرت مولانا احمد رضا بلیاوی علیہ الرحمہ (انگلش ٹیچر)

۱۳۔جناب ماسٹر آفتاب احمد خاں صاحب مبارکپوری (انگلش ٹیچر)

جامعہ اشرفیہ کے چند رفیقانِ درس:

مذکورہ رفقائے فیض العلوم کے علاوہ

مولانا فروغ احمد اعظمی، شیخ الحدیث

مولانا مفتی بدر عالم مصباحی، فیض آبادی

مولانا مفتی شفیق الرحمن، عزیزی، بستوی

مولانا حافظ محمد شوکت علی، حبیبی، اڑیسوی

مولانا حافظ محمد ابراہیم، اشرفی، گجراتی

مولانا ظفر الاسلام، ادروی

مولانا امتیاز احمد اعظمی

مولانا غلام جیلانی مرادآبادی

گورنمنٹی امتحانات واسناد:

عربی، فارسی اتر پردیش الٰہ آباد بورڈ سے فارسی سے منشی اور منشی کامل، عربی سے مولوی، عالم، فاضل دینیات اور فاضل طب کے امتحانات پاس کیے۔ جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب ماہر اور ادیب کامل پاس کیا۔ آپ کو اکثر و بیشتر امتحانات میں اعلیٰ اور امتیازی پوزیشن حاصل رہی۔

فتویٰ نویسی:

اس کی اجازت وشاگردی ، نائب مفتی اعظم ہند، استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ (متوفی ۶ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات بعد نماز فجر بمقام الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ) سے حاصل ہے۔

احادیث طیبہ کی سند واجازت متعدد علمائے کرام سے حاصل ہے مثلاً:

۱- حضرت علامہ محمد مبین الدین صاحب امروہوی علیہ الرحمہ

(۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء میں ختم بخاری شریف کرائی اور اسی مبارک ومسعود موقع پہ احادیث کی اجازت عطا فرمائی)

۲- استاذ گرامی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ وفات ۱۵ رمحرم ۱۴۳۴ھ)

(بتاریخ ۷ رجمادی الآخرہ ۱۴۳۲ھ)

۳- استاذ گرامی، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ، شہزادۂ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

(بتاریخ ۲۱ رجمادالاولی ۱۴۲۱ھ بمقام ٹیکساس، دوبارہ ۱۲ رربیع النور ۱۴۳۶ھ، بمقام نوری مسجد، پلینو، ٹیکساس، امریکا)

۴- استاذ گرامی، شیخ الادب والتفسیر حضرت علامہ محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی دامت برکاتہم العالیہ

(ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، سکریٹری جنرل المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، صدر انجمن امجدیہ اہل سنت بھیرہ، ولید پور، مئو، یوپی)

بیعت وارادت:

سرکار سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۲۷۲ھ م ۱۳۴۰ھ) کے صاحب زادے حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری علیہ الرحمہ (۱۳۱۰ ھ ۱۸۹۲ م ۱۴ محرم ۱۴۰۲ ھ ۱۲ رنومبر ۱۹۸۱) کے دست مبارک پر سلسلہ قادریہ رضویہ برکاتیہ نوریہ میں (عرس رضوی کے موقع پہ، بتاریخ ۲۶ رصفر ۱۳۹۸ھ مطابق ۶ رفروری ۱۹۷۸ء) بیعت وارادت حاصل ہوئی۔

اجازت وخلافت:

چاروں سلاسل طریقت (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) کی اجازت وخلافت کئی بزرگوں سے حاصل ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱- جانشین مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب ازہری، (علیہ الرحمہ) نبیرۂ اعلیٰ حضرت امام

احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ۔ (بتاریخ ۴؍ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ ۱۸؍جولائی ۱۹۹۹ء بمقام ڈیلاس، امریکا)

۲-شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی نائب مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ، صدر شعبہ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی انڈیا، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند وحضرت حسن میاں مارہروی علیہما الرحمہ

(بتاریخ ۸؍رجب ۱۴۱۶ھ ۲؍دسمبر ۱۹۹۵ء بمقام جامعہ اشرفیہ مبارک پور، پھر ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ اپریل ۱۹۹۸ء بمقام مکۃ المکرمہ)

۳-حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب شیخ الحدیث دار العلوم غوثیہ رضویہ سکھر پاکستان، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

(بتاریخ ۲۸؍صفر ۱۴۱۶ھ بمقام لوساکا، زمبیا)

۴-مصلح امت، حضرت مولانا محمد عبد المبین صاحب نعمانی، قادری رضوی، حفظہ اللہ تعالی، رکن المجمع الاسلامی مبارک پور، اعظم گڑھ

(بتاریخ ۲۴؍صفر ۱۴۲۱ھ)

۵-مبلغ اسلام حضرت علامہ بدر القادری صاحب حفظہ اللہ تعالی، بانی ومہتمم، اسلامک اکیڈمی، ہالینڈ

(بتاریخ ۲۵؍جمادی الاولی ۱۴۲۱ھ)

۶۔ حضرت مولانا الشیخ محمد سعید بن ہانی، الکحیل، الحنفی، حفظہ اللہ تعالی، امام وخطیب جامع مسجد، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ، حمص، سیریا

(بروز جمعہ: ۱۸؍محرم ۱۴۲۲ھ / ۱۳؍اپریل ۲۰۰۱م، بوقت: بعد نماز جمعہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار پاک کے سامنے)

درس وتدریس:

جامعہ اشرفیہ سے فارغ ہونے کے بعد مفکر ملت حضرت مولانا محمد عبد المبین صاحب نعمانی کی دعوت پر دار العلوم قادریہ چریا کوٹ میں ڈیڑھ سال تک علمی وتدریسی خدمات انجام دیں۔ پھر وہاں سے مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد میں، وہاں کے ارکان کی دعوت پر گیارہ مہینے تک نائب شعبہ عالیہ کی حیثیت سے درس کے فرائض انجام دئے۔ اسی دوران، مدرسہ مدینۃ العلوم (عربک کالج) بنارس سے رفیق گرامی محترم مولانا حافظ محمد اخلاق صاحب فیضی خیر آباد، تشریف لائے، اپنے دار العلوم کے لیے صدر المدرسین (پرنسپل) کے عہدہ کی دعوت پیش کی۔ ان کی خواہش اور ناظم مدینۃ العلوم کے دعوت پر تقریباً پانچ سال تک بنارس میں پرنسپل کے عہدہ پر فائز رہ کر اڑتیس اسٹاف پر مشتمل اس دینی ادارہ کی ذمہ داری سنبھالی اور، تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، ادب وغیرہ مختلف علوم، فنون کا درس دیا اور افتا کی خدمات انجام دیں۔ پھر مادر علمی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں استاذ کی ضرورت اور ارکان کی دعوت پر آپ کا بنارس سے مبارک پور ٹرانسفر ہوا۔ اپنے ماہر اساتذہ کے زیر سایہ چار سال تک جامعہ کے استاد (پروفیسر) رہے۔ چار سالہ دوران تدریس میں تقریباً ایک ہزار تلامذہ کو درس دینے کا موقع نصیب ہوا۔

خدمات بیرون ہند

شعبان ۱۴۱۵ھ مطابق جنوری ۱۹۹۵ء میں، محترم جناب حاجی رفیق صاحب برکاتی (افریقہ) کی دعوت اور اپنے شیخ وجامعہ کے ناظم تعلیمات وصدر افتا (حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ) کے فرمان پر جامعہ سے طویل رخصت لے کر زمبیا، افریقہ تشریف لے گئے دو سال تک غوثیہ مسجد، لوساکا، کی امامت وخطابت کے فرائض انجام دیے۔ ایک سو کے قریب غیر مسلم آپ کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوئے، وہاں غوثیہ مدرسہ قائم کیا۔

پھر محترم جناب حافظ غلام اسماعیل پٹیل کی خواہش اور شکاگو سنی مسلم سوسائٹی کی دعوت پر، رمضان ۱۴۱۷ھ جنوری ۱۹۹۷ء میں امریکہ تشریف لے گئے۔

شکاگو میں جمعہ کی امامت وخطابت، تدریس وافتا اور عام پبلک کے لیے ہفتہ واری تفسیر قرآن کا بیان، جیسے امورِ خدمت دین انجام دیتے رہے۔

پھر مبلغ اسلام، حضرت مولانا مفتی محمد قمر الحسن صاحب مصباحی بستوی حفظہ اللہ تعالی اور اہل ڈیلاس کی دعوت پر شعبان ۱۴۱۸ھ دسمبر ۱۹۹۷ء میں ڈیلاس آ گئے۔ وہاں تقریباً ۶ سال تک، اسلامک ڈائرکشن (مکہ مسجد) میں، تدریس، امامت وخطابت وغیرہ کے فرائض، انجام دیئے۔

یکم ربیع النور ۱۴۲۵ھ/۲۱/اپریل ۲۰۰۴ء چہارشنبہ کو، بحیثیت پرنسپل دارالعلوم عزیزیہ، پلینو، ٹیکساس، میں تشریف لائے۔ اس وقت سے آپ یہاں دینی، علمی، فکری، تعمیری اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اِس وقت آپ دارالعلوم عزیزیہ کے شیخ الحدیث، نوری مسجد کے امام وخطیب، اور اسلامک اکیڈمی آف امریکا کے بانی و ڈائرکٹر ہیں۔

الحمدللہ! یہاں سے متعدد جماعتیں عالم بن کر علمائے کرام کے ہاتھوں، سند ودستار سے سرفراز ہو کر نکل چکی ہیں۔ جلد ہی مزید عالم کی ایک جماعت سند فراغت سے سرفراز ہونے والی ہے۔

دارالعلوم عزیزیہ/نوری مسجد کی دومنزلہ عالی شان عمارت، عزیزی بلڈنگ، دعا ہاؤس، اور ۲۵/ایکڑ سے زائد رقبہ پہ پھیلی ہوئی وسیع عریض، نوری گارڈین کی زمین، یہ سب اسلامک اکیڈمی (قائم شدہ: چہارشنبہ، ۲۸/شوال ۱۴۱۸ھ ۲۵/فروری ۱۹۹۸ء) کی ہی پراپرٹی اور اسی کے زیر انتظام ہیں۔

بے سروسامانی کے عالم میں، صِفر (0) سے شروع کر کے ترقی کی اس منزل تک پہونچانے میں بفضلہٖ تعالی اسلامک اکیڈمی کا اہم کردار اور بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالی تمام کوششوں کو قبول فرمائے، مزید ترقی عطا فرمائے اور نظر بد سے محفوظ فرمائے۔

خدائے پاک سے دعا ہے کہ آپ کی خدمات جلیلہ کو ذریعۂ نجات، اور قوم مسلم کے لیے مشعل راہ بنائے۔ آمین۔

فقط

سید محمد فاروق رضوی

خادم تدریس وافتا جامعہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس

ومتولی مدرسہ حسامیہ رضویہ رسول پور قاضی، کوہ خراج، ضلع کوشامبی (الہ آباد) یوپی، انڈیا

مرتب کی تالیفات مع سالِ تحریر

(۱) فیض الحکمت ترجمہ ہدایۃ الحکمت (فلسفہ/قدیم سائنس) ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

یہ علامہ اثیرالدین ابہری کی مشہور زمانہ تصنیف، ہدایۃ الحکمت (عربی) کا آسان سلیس اردو ترجمہ ہے، یہ کتاب درس نظامی اورالہ آباد بورڈ کے نصاب میں داخل ہے، نامانوس فن ہونے کی وجہ سے بورڈ کا امتحان دینے والے طلبہ کے لئے پریشانی کا سبب بنی ہوئی تھی، اس کتاب کے ترجمہ سے وقت کی ایک بڑی ضرورت پوری ہوگئی۔

کتاب کے شروع میں مترجم کے قلم سے ایک گراں قدر مقدمہ ہے، جس نے کتاب کی افادیت میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے، اصل کتاب (ہدایۃ الحکمت) میں کہیں کچھ ذکر نہیں کہ فلسفہ کے یہ مسائل ہماری شریعت کے موافق ہیں یا مخالف؟ بعض پڑھانے والے اساتذہ بھی اس کی طرف توجہ نہیں دے پاتے، جس کی وجہ سے طالب علم، بسا اوقات، فلسفہ کا ہر اصول، درست سمجھ بیٹھتا ہے، حالانکہ پورا فلسفہ نہ حق ہے نہ باطل، اس کے بعض مباحث درست وصحیح ہیں اور بعض خلاف شرع اور باطل۔

مقدمہ میں ان اصولوں کو جو ہماری شریعت سے متصادم ہیں، اجمالاً ذکر کرکے، اس کے مقابل عقیدۂ اسلام بھی قرآن وحدیث سے نقل کردیا گیا ہے، امام غزالی علیہ الرحمہ کی تہافۃ الفلاسفہ، المنقذ من الضلال، امام اہل سنت علیہ الرحمہ کی الکلمۃ الملھمہ اور فتاوی رضویہ سے قیمتی اِفادات نقل کئے گئے ہیں، جس سے فلسفہ اور اسلام کے نظریات کے درمیان فرق نمایاں ہوجاتا ہے۔

(۲) رفعِ یدین اور آمین کے احکام (اردو، انگلش) ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانے پر حدیث وفقہ کی ۴۰ مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے اس رسالہ میں ۱۷/احادیث کریمہ، اور نماز میں آہستہ آمین کہنے پر حدیث وفقہ کی ۲۶/مشہور ومعروف اور مستند کتابوں کے حوالہ سے، سات احادیث کریمہ پیش کی گئی ہیں، جو حق پسند کو، حق قبول کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(۳) احکامِ قربانی وعقیقہ (اردو، انگلش، ہندی) ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

یہ نہایت قیمتی مختصر رسالہ ہے جس میں قربانی سے متعلق گیارہ احادیث نبویہ، چھتیس مسائل فقہیہ اور عقیقہ سے متعلق چھ حدیثیں اور بارہ فقہی مسائل، سلیس اردو زبان میں بیان کیے گئے۔ اور ان کی دعائیں بھی لکھی گئی ہیں، مالکِ نصاب وغیرہ کے تعلق سے قیمتی تحقیقات پیش کی گئی ہیں، مقدارِ نصاب کے، امریکن اور انٹرنیشنل، جدید پیمانے بھی لکھ دئے گئے ہیں، قربانی وعقیقہ کرنے والوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید وکارآمد اور بہت نفع بخش ثابت ہوگا۔ صفحات: ۱۶

(۴) ثبوتِ ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ (اردو، انگلش، ہندی) ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۶ء

یہ ایک عام فہم تالیف ہے جس میں قرآن کریم واحادیث مبارکہ وآثار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایصال ثواب کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے اور آخر کتاب میں طریقۂ فاتحہ، مزارات بزرگان دین پر فاتحہ کا طریقہ، نیز مجدد اعظم امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک قیمتی فتویٰ شامل ہے، جس سے قبر بوسی اور اس کے لیے سجدہ وطواف سے متعلق آپ کا عمدہ موقف اور ادب

واحترام واضح ہوتا ہے۔مناجات وسلام،ایصال ثواب کے جائز عمدہ طریقے چندمروجہ بری رسمیں درج ہیں۔صفحات:۱۶

(۵)حالاتِ ابوالخیر علیہ الرحمہ (ولادت ۱۰۰۸ھ، وفات ۱۱رشوال ۱۰۵۹ھ) ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

اس میں حضرت مولانا شاہ ابوالخیر بھیروی علیہ الرحمہ اوران کے خاندان کے احوال بیان کئے گئے ہیں،آپ مغل خاندان کے مشہور بادشاہ سلطان نورالدین محمد جہانگیر کے عہد سلطنت کے عظیم بزرگ ہیں۔مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ آپ ہی کے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ صفحات ۱۶

(۶) حالاتِ کامل علیہ الرحمہ (ولادت ۲۵رمحرم ۱۲۳۶ھ، وصال ۷رجمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ،) ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

یہ کتاب ولی کامل،حضرت علامہ محمد کامل نعمانی،ولید پوری، علیہ الرحمہ کی حیات وحالات وکرامات ونصائح،دعاومناجات پر مشتمل ہے۔جس کا مطالعہ تمام مسلمانوں کے لیے مفید ہے خصوصاً سلسلۂ کاملیہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔مدرسہ کاملیہ ولید پور آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔صفحات:۳۲

(۷)حالاتِ بنارس (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

بنارس کی تاریخ اس کے چند نام اوراس کی وجہ تسمیہ،ہندوستان اور بنارس میں اسلام کی آمد چند بزرگان دین اورتاریخی مقامات کے تذکرے ہیں نیز اخیر میں حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب کے قلم سے، حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تذکرہ شامل ہے۔ صفحات ۱۶

(۸) انتخابِ نظم (۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ء)

عموماً ابتدائی درجات کے طلبہ،اوربعض نعت خواں حضرات کی توجہ اس پر نہیں جاتی کہ نظم کے سبھی اشعار شرعاً درست ہیں یا نہیں؟ اوروہ شاعر جن کا ہم کلام پڑھ رہے ہیں وہ کلام مستند ہے یا نہیں؟اس طرح بسا اوقات لاشعوری طور پر بے خبری میں ایسے اشعار پڑھ جاتے ہیں جو شرعی اصولوں سے متصادم اور قابل گرفت ہوتے ہیں،اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ مستند علمائے کرام وشعرائے عظام مثلاً سرکاراعلی حضرت محدث بریلوی حضور مفتی اعظم ہند،مولانا حسن رضا قادری بریلوی،حضور محدث اعظم ہند،حضور تاج الشریعہ وغیرہ (علیہم الرحمۃ والرضوان) کی مستند، حمد، نعت، منقبت، سلام ومناجات وغیرہ کے انتخاب کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے تاکہ ہمارے طلبہ، اورنعت خواں حضرات بے خطراس سے پڑھ سکیں، اسی حسین مجموعے کا نام انتخاب نظم ہے۔ صفحات ۵۶

(۹)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے لوساکا، زمبیا،افریقہ (۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء)

(۱۰)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے شکاگو،امریکا (اردو،انگلش، ۱۴۱۷ ھ / ۱۹۹۷ء)

(۱۱)دوامی نقشۂ صوم وصلات برائے ڈیلاس ایریا، امریکا (اردو،انگلش ، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء)

مقالات ومضامین مع سال تحریر

(۱)معراج جسمانی اورروایت باری (۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء) (۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق عظیمہ (۱۴۱۸ ھ / ۱۹۹۷ء) (۳) عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں (اردو،انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء) (۴) چہل حدیث (اردو،انگلش) (۵) مسائل رمضان (۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء (۶) مسائل عیدین (اردو،انگلش، ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء) (۷) شب برأت (اردو،انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء) (۸) حضرت

سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور گیارہویں شریف (اردو، انگلش، ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء) (۹) اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) (۱۰) شاہ علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء) (۱۱) حالات مفتی اعظم علیہ الرحمہ (۱۴۰۲ھ / ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء) (۱۲) مرشد حافظ ملت علیہ الرحمہ (۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء) (۱۳) حافظ ملت (علیہ الرحمہ) کی سیاسی بصیرت (۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء) (۱۴) مجاہد ملت (علیہ الرحمہ) کا سیاسی تدبر (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء) (۱۵) تعارف وانٹرویو مفتی اعظم سکھر، مولانا محمد حسین علیہ الرحمہ (۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء) (۱۶) حالات صدر العلما (۱۴۴۱ھ / ۲۰۲۰ء) (۱۷) تعارف وانٹرویو خطیب اعظم علامہ قمر الزماں اعظمی (۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء) (۱۸) لوساکا، افریقہ کا قبرستان (۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء) (۱۹) برکات اولیا (۱۴۴۱ھ / ۲۰۲۰ء) (۲۰) دستور ہند میں اقلیتوں کے حقوق (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) (۲۱) اسلامی جنتری (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) (۲۲) مدینۃ العلوم بنارس کا ماضی اور حال (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) (۲۳) تربیت اولاد (۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء) (۲۴) تعارف اور خدمات، اسلامک اکیڈمی آف امریکا (ماضی، حال اور مستقبل، ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء) (۲۵) سمت قبلہ وغیرہ (۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء) (۲۶) اذان و اقامت اور ان کے آداب (اردو، انگلش، ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء)

برائے طلبہ وطالبات

(۱) منتخب قرآنی آیات اور سورتیں برائے حفظ (۲) اسلامی اخلاق وآداب (اردو، انگلش (۳) نماز کی دعائیں (۴) منتخب احادیث برائے حفظ (۵) روزمرہ کی دعائیں (۶) کلمے اور درود واستغفار (۷) نصاب تعلیم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بنارس (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء) (۸) نصاب تعلیم دارالعلوم عزیزیہ، ٹیکساس، یو ایس اے (۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء)

اسلامک اکیڈمی، بنارس کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتابیں

(۱) بندوں کے حقوق، یعنی، اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد، ۱۳۱۰ھ:

عجب ترین امداد، بندوں کے حقوق کا کفارہ بننے والی چیزوں کے بارے میں

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، محدث بریلوی علیہ الرحمہ

بندوں کے حقوق کے موضوع پر ایک جامع رسالہ ہے، جس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق العباد کی اہمیت، بڑے دل نشین پیرائے میں بیان کی گئی ہے، دلائل میں کثرت سے احادیث کریمہ پیش کی گئی ہیں۔ صفحات: ۱۵

(۲) اسلامی معاشرت: از مفتی رضوان الرحمٰن فاروقی علیہ الرحمہ

ماں باپ، آل اولاد، میاں بیوی، بہن بھائی، دوست احباب، پڑوس محلہ اور شہر کے لوگوں ساتھ اٹھنے بیٹھنے، ملنے جلنے اور مناسب تعلقات قائم رکھنے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو جو پاکیزہ تعلیم دی ہے، اسی کو مختصر طور پر اس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے۔ صفحات: ۴۰

(۳) فضل العلم والعلما:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے، جس میں علم دین اور علماے دین کی فضیلت پر قرآنی آیات واحادیث نبویہ مذکور ہیں اور طالبان علوم نبویہ سے چند باتیں۔ آداب معلم ومتعلم کے عنوانات پر گراں قدر مضامین کے اضافہ نے اس تصنیف میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ مطالعہ ہر مسلم طلبہ وطالبات کے لیے مفید ہے۔
صفحات ۴۸

(۴) تعریفات نحو: از حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری علیہ الرحمہ

طلبۂ مدارس کے لیے اصطلاحات نحویہ کی تعریفات وامثال پر مشتمل، قیمتی، گراں قدر رسالہ ہے جو ابتدائی نحو بالخصوص نحو میر پڑھنے والے طلبہ کے لیے نہایت مفید وکارآمد ہے۔ اس کتاب کا ازبر کرنا مسائل نحو سمجھنے اور ذہن نشین رکھنے میں بہت مفید ہے اس کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں۔ صفحات ۳۲

(۵) دل کی آشنائی:

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا گراں قدر عبرت آموز ایک مختصر سا رسالہ ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کا بے پناہ عشق رسول ﷺ آپ کی آل سے محبت کی عکاسی کر رہا ہے۔ اس کتاب میں "امام اہل سنت کے تعارف" کے ساتھ ساتھ ایک واقعہ عشق ومحبت کا ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کتاب کو خود پڑھیں دوسروں تک پہنچائیں۔ صفحات ۱۶

(۶) خلاصہ شریعت:

فقہی مسائل کے جمیع ابواب پر شامل ایک عربی کتاب الخلاصۃ البھیہ فی مذھب الحنفیہ کا حضرت مولانا مفتی سید محمد فاروق صاحب کے قلم سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہے جو ایک طالب علم سے لے کر فارغ التحصیل طلبہ تک اور اردو داں عوام وخواص سبھی کے لیے مفید ہے۔ صفحات ۱۵۶

(۷) حالات کامل: از احمد القادری

یہ کتاب ولی کامل، حضرت علامہ محمد کامل نعمانی، ولید پوری، علیہ الرحمہ کی حیات وحالات وکرامات ونصائح، دعاومناجات پر مشتمل ہے۔جس کا مطالعہ تمام مسلمانوں کے لیے مفید ہے خصوصاً سلسلۂ کاملیہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔صفحات: ۳۲

(۸) احکام قربانی وعقیقہ: از احمد القادری

یہ نہایت قیمتی مختصر رسالہ ہے جس میں قربانی سے متعلق گیارہ احادیث نبویہ، چھتیس مسائل فقہیہ اور عقیقہ سے متعلق چھ حدیثیں اور بارہ فقہی مسائل، سلیس اردو زبان میں بیان کیے گئے۔اور ان کی دعائیں بھی لکھی گئی ہیں، قربانی وعقیقہ کرنے والوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید وکارآمد ثابت ہوگا۔صفحات: ۱۶

(۹) ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ:

رفیق گرامی حضرت علامہ مفتی احمد القادری فاضل اشرفیہ مبارک پور کی ایک عام فہم تالیف ہے جس میں آپ نے قرآن کریم واحادیث مبارکہ وآثار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایصال ثواب کا ثبوت فراہم کیا ہے اور آخر کتاب میں طریقۂ فاتحہ، مزارات بزرگان دین پر فاتحہ کا طریقہ، نیز مجدد اعظم امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا ایک قیمتی فتویٰ شامل ہے، جس سے قبر بوسی اور اس کے لیے سجدہ وطواف سے متعلق آپ کا عمدہ موقف اور ادب واحترام واضح ہوتا ہے۔مناجات وسلام، ایصال ثواب کے جائز عمدہ طریقے چند مروجہ بری رسمیں درج ہیں۔صفحات: ۱۶

(۱۰) حالات بنارس: احمد القادری مصباحی

بنارس کی تاریخ اس کے چند نام اور اس کی وجہ تسمیہ، ہندوستان اور بنارس میں اسلام کی آمد چند بزرگان دین اور تاریخی مقامات کے تذکرے ہیں نیز اخیر میں حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب کے قلم سے، حضرت بابا قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تذکرہ شامل ہے۔ صفحات ۱۶